سوال

(436) اوورٹائم کی اجرت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کمپنی اپنے بجٹ کا ایک خطیر حصہ اس لیے رکھتی ہے تاکہ ملازمین کو اوورٹایم کی اجرت ادا کی جاسکے 'ملازمین بھی دستخط کرکے ہر سال باری باری اوورٹائم کی اجرت وصول کر لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے قطعاً اوورٹائم نہیں لگایا ہوتا تو کیا اس طرح یہ مال وصول کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کمپنی کے ملازمین کو چاہیے کہ وہ اس مال کو ناجائز طور پر حاصل نہ کریں بلکہ جو مال بچا ہوا سے خزانہ میں جمع کرادیں اور ان لوگوں کو نہ دیں جنہوں نے کام کیا ہی نہیں خواہ وہ آئندہ سال یا آنے والے سالوں میں بھی اگر زائد از وقت کام نہ کریں تو انہیں یہ مال بالکل نہ دیں کیونکہ وہ اس مال کے امین قرار دیے گئے ہیں اور امین کو چاہیے کہ کہ وہ اس مال کے بارے میں پوری پوری امانت و دیانت کا ثبوت دے، جو اس کے پاس بطور امانت ہو اور اگر مقررہ وقت سے زائد کام کی ضرورت ہو تو پھر ان کے کام کے بقدر جس اجرت کے وہ مستحق ہوں وہ انہیں ادا کر دی جائے اور اگر ملازمین اسی نظم و نسق کے مطابق کام کریں اور کمپنی از خود انہیں کچھ دینا چاہے، تو اسے وہ لے سکتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

(وماجاءک من ہذاالامل شئی وانت غیر مشرف ولاسائل فخذوہ' ومالافلاتتبعہ نفسک)) (صحیح البخاري' الزکاة' باب من اعطاہ اللہ شیئا من غیر مسالة_____الخ' ح:١٤٧٣ و صحیح مسلم' الزکاةباب جواز الاخذ بغیر سؤال ولا تطلع' ح: ١-٤٥ واللفظ لہ)

''تمہارے پاس جو مال اس طرح آئے کہ تم اس کے بارے میں حریص ولالچی نہ ہو اور نہ تم نے اس کے بارے میں سوال کیا ہو تو اسے لے لو اور جو اس طرح نہ ہو تو اس کا پیچھا نہ کرو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص336

محدث فتویٰ